⊙ محمد حفیظ
پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اُردو، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد
⊙⊙ ڈاکٹر سعید احمد
صدر شعبہ اُردو، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

مخزنِ اخلاق — اقوالِ حکمت اور حکایاتِ دانش کا خزانہ

Abstract:

"Makhzan-e-Akhlaq" is a litrary collection of proverbs, sayings, aphorisms and epigrams. The compiler of this book Allama Mulana Rahmat Ullah Subhani was well known scholar and man of letters. One on easily examine his hardwork extensive study and sense of selection. "Makhzan-e-Akhlaq" is a unique book of useful and interesting sayings, verses on various aspects and literary jokes. In short "Makhzan-e-Akhlaq" is a mustread book which can change one's life.

Keywords:

Literary, Collection, Proverbs, Book, Useful, Interesting, Compiler

اقوالِ حکمت اور حکایاتِ دانش پر مبنی کتب میں ''مخزنِ اخلاق'' کا رُتبہ نہایت بلند ہے۔ یہ کتاب قیامِ پاکستان سے قبل امرتسر اور جالندھر کے مختلف مطابع سے چھپتی رہی۔ تقسیمِ ہند کے بعد فاضل مؤلف علامہ مولانا رحمت اللہ سبحانی لدھیانوی اپنے خاندان کے ساتھ پاکستان آ گئے اور یہ کتاب بعدازاں پاکستان سے شائع ہونے لگی۔ راقم کے پیشِ نظر کتاب 'سنی پبلی کیشنز' لاہور اور 'مکتبہ رحمانیہ' کی شائع ہوئی کتب ہیں۔ ان دونوں کتابوں کے اِبتدائی پانچ سات صفحات کے سوا اندر سے سارے موضوعات اور ترتیب ایک جیسی ہے۔ سنی پبلشرز کے نسخے میں ''حرفِ چند'' کے عنوان سے کتاب اور مؤلف کے بارے میں نہایت مجمل معلومات درج ہیں۔ کتاب کے بالاستیعاب مطالعے سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کی ترتیبِ نو (۱۹۵۳ء) کے وقت مؤلف کی عمر ۵۷ سال تھی۔ کتاب کے صفحہ ۴۲۷ پر فاضل مؤلف نے اپنی بیماری کا ذِکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

''کمترین مؤلف کو پچھتّر سال کی عمر میں جنوری ۱۹۵۳ء میں اپنی بائیں آنکھ کا موتیا بند آپریشن

کروانا پڑا۔ آپریشن کے بعد ڈاکٹر نے خاص طور پر ترکِ مطالعہ کی ہدایت کرتے ہوئے کہا ''اگر تم مطالعہ ترک کر دو گے، تو تمہاری موجودہ بینائی دس برس تک علیٰ حالہ قائم رہ سکتی ہے ورنہ اگر تم مثلِ سابق کثرتِ مطالعہ جاری رکھو گے، تو ایک سال کے وقفۂ قلیل میں تمہاری بینائی کلیتہً زائل ہو جائے گی۔'' جواباً میں نے ڈاکٹر صاحب سے عرض کیا کہ میں دس سال کی بے مطالعہ زندگی پر ایک سال کی بامطالعہ زندگی کو ترجیح دیتا ہوں۔ چنانچہ اب تک (۱۹۶۱ء) وہی کثرتِ مطالعہ پہلے سے بھی زیادہ جاری ہے اور بینائی میں بھی کوئی نمایاں کمی واقع نہیں ہوئی۔ الحمدللہ۔''(۱)

'حرفے چند' سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کا انتقال اغلباً ساٹھ اور ستر کی دہائی کے درمیان ہوا ہوگا۔ اسّی کی دہائی میں مولانا کے وارثان عبدالرحمٰن سبحانی، عبدالمجید سبحانی اور عبدالجمیل سبحانی وغیرہ نے پہلے مطبع (م ن) سے اشاعت و فروخت کے جملہ حقوق قانونی چارہ جوئی سے واپس لے کر سنی پبلی کیشنز لاہور کو دے دیے۔ یہ کتاب مطبع مذکور نے ۱۹۹۸ء میں خوبصورت اور بطرزِ جدید زیورِ طبع سے آراستہ کی۔ کتاب کے پہلے صفحہ پر جلی حروف سے ''مخزن الاخلاق'' کا عنوان ہے اور اس کے نیچے مندرجہ ذیل عبارت درج ہے:

''اخلاقیات، احکامات اور پند و نصائح کے عنوان سے مضامین متفرقہ کا دلچسپ، مفیدِ عام، دانش آموز، خرد افروز مجموعہ جسے دینِ اسلام اور دیگر مذاہب کے اکابرین کے ساتھ ساتھ سربرآوردہ اکابر نے متفقہ طور پر اصلاحِ نفس و اصلاحِ دُنیا و آخرت کے لیے لاجواب اور اس کے مسلسل مطالعہ کو ازبس ضروری قرار دیا۔''(۲)

حرفے چند میں ضمناً یہ بھی مرقوم ہے کہ مولانا مرحوم کی کئی غیر مطبوعہ کتب اور مخطوطات ضائع ہو گئے تھے۔ مخزنِ اخلاق کی فہرست پر نظر دوڑائیں تو مؤلف کے کثرت مطالعہ اور حُسنِ انتخاب کی داد دینا پڑتی ہے۔ پونے چھے سو صفحات پر مشتمل اِس کتاب کی فہرست مضامین ملاحظہ کیجیے:

احکامِ خدا، ارشاداتِ نبویؐ، خصائل وشمائل نبوی، حجۃ الوداع، چہل احادیث، امثالِ حضرت سلیمانؑ، مواعظ حضرت عیسیٰؑ، اقوالِ حضرت ابوبکرؓ، اقوالِ حضرت عمرؓ، اقوالِ حضرت عثمانؓ، اقوالِ حضرت علیؓ، اقوالِ حضرت جعفر صادقؒ، اقوالِ حضرت غوث الاعظمؒ، وجودِ باری تعالیٰ، اقوال حضرت فضیلؒ، اقوال حضرت بایزید، اقوال حضرت مجدد، اقوال حضرت ابوالحسن خرقانی، اقوالِ حضرت امام غزالیؒ، اقوالِ حضرت معروف کرخیؒ، اقوالِ حضرت شفیق بلخیؒ، اقوالِ جالینوس، اقوالِ فیثاغورث، اقوالِ بطلیموس، اقوالِ حکیم اقلیدس، اقوال ماموں رشید، اقوال کیخسرو، اقوالِ بزرجمہر، اقوالِ حکمائے عرب، اقوالِ بوعلی سینا، سلطان عادل، اقوالِ بزرگانِ دین، اقوالِ بیکن، اقوالِ ہربرٹ سپنسر، اقوالِ فرینکلن، اقوالِ دانایانِ فرنگ، دُنیائے مزدور، اقوالِ یحییٰ برمکی، حقیقی مسلمان، مساواتِ اسلام، سیرۃ الاولیاؒ، نصائح لقمان،

نصائح سقراط، نصائح افلاطون، نصائح ارسطاطالیس، نصائح حکیم بقراط، نصائح دیوجانس کلبی، نصائح رفاعیہ، نصائح دلپذیر، اخلاقی جواہر پارے، نکاتِ دانش، خطرناک غلطیاں، سلک مروارید، اعمال الصالحین، ذرائع کامیابی، کشکولِ اخلاق، وفائے عہد، جذبۂ اِنتقام، الدنیا زور، خاکساری، حقیقی نیکی، مسبّب الاسباب، حاضر جوابی، اَل نامہ، بل نامہ، الم آباد دُنیا، قیمتِ صحت، دل جوئی، قضائے آسمانی، ضرب الامثال، حقیقتِ دُنیا، خیالات دانا و نادان، صلہ رحمی، احوال ماضی، حکایاتِ مفیدہ، فضیلت اسلام، قرآنِ کریم، بے نظیر قربانی، حصول دولت، علم و اخلاق، محنت و اِستقلال، مذمتِ سوال، ظرافتِ لطیف، ادب ہندی، وقتِ اجل، خلق و رفق، قدر و قیمتِ وقت، مذمتِ شراب، تبرکات حضرت سعدیؒ، اشعار الاخلاق، درسِ اخوت، رُوحِ تصوف شامل ہیں۔

''مخزنِ اخلاق'' میں شامل پہلا مضمون ''احکام خدا'' کے عنوان سے ہے۔ فاضل مؤلف نے ''احکامِ خدا'' کو قرآن مجید فرقان حمید کی منتخب آیات سے ترتیب دیا ہے۔ بلاشبہ قرآن مجید حکمت کی سب سے اعلیٰ کتاب ہے۔ دینِ اسلام، دینِ فطرت ہے۔ اس لیے اللہ کریم کے یہ احکام دُنیا کے تمام انسانوں کے لیے رُشد و ہدایت کا بہترین نمونہ ہیں۔ ''احکامِ خدا'' سے چند عبارات بطورِ نمونہ پیشِ خدمت ہیں:

''احکامِ الٰہی'' کو ہنسی کھیل نہ سمجھو، اور اللہ نے تم پر جو احسان کیے ہیں ان کو یاد کرو۔ اس کا یہ احسان بھی نہ بھولو کہ اس نے تم پر کتاب اور عقل کی باتیں اُتاری ہیں، اور منظور یہ ہے کہ تمھیں ان حکموں یا کتاب کے ذریعے سے نصیحت کرے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔''

''لوگوں سے بے رُخی نہ کر، اور زمین پر اُترا کر نہ چل، کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔''

''گمراہوں کے سوا ایسا کون ہے، جو اپنے پروردگار کی رحمت سے نا اُمید ہو۔''

''دُنیا کی زندگی تو نرا کھیل اور تماشا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھو گے اور پرہیزگاری کرتے رہو، تو وہ تم کو تمہارا اَجر عنایت کرے گا، اور اپنے لیے تمہارے مال سے کچھ نہ طلب کرے گا۔''

''رات دن کے ردّ و بدل میں سمجھ والوں کے لیے بڑی عبرت ہے۔''

''لوگوں سے ڈرنے کی بہ نسبت اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔''(۳)

اقوال کی لگ بھگ ہر کتاب میں ''احکام خدا'' کے نام سے آغاز میں ایک انتخاب موجود ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کے مختلف ارشادات دیے گئے ہیں جیسے مخزنِ اخلاق کے آغاز میں احکامِ خدا کے موضوع سے اللہ تعالیٰ کے ارشادات دیے گئے ہیں۔ اِسی طرح ''دُنیا کے نامور اقوال کا انسائیکلوپیڈیا'' میں اِبتدائی موضوع ''اللہ باری تعالیٰ'' ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے مختلف ارشادات درج کیے گئے ہیں۔ ان ارشادات میں چند پیشِ خدمت ہیں:

''خبردار ہو کہ دلوں کا چین اللہ ہی کے ذِکر میں ہے۔''

''اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔''

''اللہ کی یاد سے غافل نہ بنو۔''

''جو اللہ سے ڈرتا رہے گا، خدا اس کے سب کام آسان کر دے گا اور جو خدا پر بھروسہ رکھے خدا اس کے لیے کافی ہے۔''

''اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو شرطِ فرماں برداری یہی ہے کہ اس پر بھروسہ رکھو۔''

''جو اپنی بُری حرکات سے باز نہ آئیں وہی خدا کے نزدیک ظالم ہیں۔''(۴)

''ارشاداتِ نبویؐ'' کے آغاز میں ابوالفضل فیضی کا ایک مشہور شعر یوں درج ہے:

اُمی و دقیقہ دانِ عالم سایہ دار و سائبانِ عالم

اس شعر کا دوسرا مصرع دراصل یوں ہے:

بے سایہ و سائبانِ عالم۔۔۔

یعنی آپؐ کا سایہ نہ تھا لیکن آپؐ ساری دُنیا پر سایہ فگن ہے۔ اتنی خوبصورت کتاب میں اِتنے معروف شعر کا غلط اِندراج کاتب کی کم سوادی معلوم ہوتی ہے۔ بلاشبہ حضور نبی کریمؐ نے کسی انسان سے تعلیم حاصل نہیں کی۔ آپؐ براہِ راست تلمیذالرحمٰن ہیں اور معلمِ انسانیت کے درجے پر فائز ہیں۔ روایات میں آیا ہے کہ آپؐ کے جسمِ اطہر اور وجودِ لطیف کا سایہ نہ تھا لیکن ساری دُنیا آپ کے سائبانِ رحمت تلے ہے۔ حضور نبی کریمؐ کے ارشاداتِ مبارکہ احکامِ خداوندی کی طرح بنی نوع انسان کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ اس گلدستہ ارشادات سے چند پھول پیشِ خدمت ہیں:

''اگر تو صاحبِ منزلت ہے، تو کسی کے لیے سعی کرنے میں دریغ نہ کر۔''

''غریبوں کے ساتھ دوستی رکھ اور امیروں کی مجلس سے حذر (پرہیز)''

''سخی اللہ سے قریب ہے۔ جنت سے قریب ہے۔ لوگوں سے قریب ہے اور آگ سے دُور۔''

''دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں، وہ اس قدر فساد برپا نہیں کرتے، جس قدر انسان کی دولت اور مرتبہ کی حرص اس کے دِین میں فساد ڈالتے ہیں۔''

''جس شخص کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا، وہ دوزخ سے نکالا جائے گا۔''

''دو خصلتیں کسی ایماندار آدمی میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ ایک بخل اور دوسری بدخلقی۔''

''گوشہ نشینی کو لازم پکڑو، وہ عبادت ہے اور تم سے پہلے نیکو کاروں کا طریقہ ہے۔''

''عبادت کے دس جزو ہیں، نو ان میں سے طلب حلال ہیں۔''

''آپس میں تحفہ بھیجا کرو کہ تحفہ دل کی کدورت کو دُور کر دیتا ہے۔''

''ایک بیٹی والا رنجور، دو بیٹیوں والا گرانبار اور تین والے کی مدد کرو، اے مسلمانوں کہ وہ جنت میں میرا ہمسایہ ہوگا۔''(۵)

نبی کریمؐ کے مزدوروں اور ملازموں کے بارے میں ان کی اُجرت، بروقت ادائیگی، ظلم و زیادتی نہ کرنا اور لباس اور خوراک کے متعلق جو ارشادات فرمائے ہیں، ملاحظہ ہوں:

''مزدور کو اِس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔''

''ملازم کو ایسے کام پر مجبور نہ کیا جائے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔''

''ابو مسعود یہ سوچ لو کہ تم سے بھی کوئی طاقتور ہے جو تم پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنے تم اس پر ہو اور وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔''

''جیسا خود کھاتے ہو ویسا ہی ان کو بھی کھلاؤ اور جیسا خود پہنتے ہو ویسا ہی ان کو پہناؤ''۔(۶)

''مخزنِ اخلاق'' میں ''امثال سلیمانؑ'' کا خوبصورت انتخاب موجود ہے، چند امثال ملاحظہ کیجیے:

''اے کاہل آدمی! چیونٹی کے پاس جا، اس کی روش دیکھ اور دانش حاصل کر، باوجودیکہ اس کا کوئی سردار یا حاکم نہیں وہ گرمی کے موسم میں اپنے لیے خورش جمع کرتی ہے اور سردی میں اس سے فائدہ اُٹھاتی ہے۔''

''کلام کی کثرت میں کچھ گناہ ہوگا مگر وہ جو اپنے لبوں کو روکے رہتا ہے، بڑا دانا ہے۔''

''دغا کی روٹی آدمی کو میٹھی لگتی ہے مگر آخر کو اس کا منہ کنکروں سے بھرا جاتا ہے۔''

''ملائم جواب غصہ کو کھو دیتا ہے مگر کرخت باتیں غضب انگیز ہیں۔''

''بیٹے کی تادیب سے دستبردار نہ ہو۔ چھڑی مارنے سے وہ مر نہ جائے گا، لیکن تو جہنم سے اس کی جان بچا لے گا۔''

''جو ایک بے وقوف کے ہاتھ پیغام بھیجتا ہے، اپنے پاؤں آپ کاٹتا ہے۔''(۷)

حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں ڈاکٹر شاہد مختار اپنی کتاب پہلے ''نبی سے آخری نبیؐ تک'' میں کچھ یوں رقم طراز ہیں:

''حضرت عیسیٰؑ کا ذکر قرآنِ پاک کی تیرہ سورتوں سورۃ البقرہ، سورۃ آل عمران، سورۃ النساء، سورۃ المائدہ، سورۃ الانعام، سورۃ التوبہ، سورۃ مریم، سورۃ مومنون، سورۃ الاحزاب، سورۃ الشعراء، سورۃ الزخرف، سورۃ الحدید اور سورۃ الصّف میں سینتیس (۳۷) بار آیا ہے۔ قرآن پاک میں آپ کو تین ناموں عیسیٰ (Jesus) ابن مریم (Son of Marry) اور المسیح (The Messiah) سے مخاطب کیا گیا ہے۔''(۸)

امثالِ سلیمانؑ کلامِ مقدس میں بھی تفصیلاً موجود ہے۔ اس میں چند امثال نمونے کے طور پر ملاحظہ کیجیے:

''علانیہ دھمکی پوشیدہ محبت سے بہتر ہے۔''

''جو زخم محبّ کے ہاتھ سے لگے ہیں وہ پُر وفا ہیں اور دُشمن کے بوسے دھوکے کے ہیں۔''

''جیسی وہ چڑیا اپنے گھونسلے سے بھٹک جائے ایسا ہی وہ انسان ہے جو اپنے وطن سے آوارہ ہو۔''

''تیل اور خوشبو دل کو فرحت دیتے ہیں اور دوست کی مشورت سے جان کو آرام ملتا ہے۔''

''نزدیک کا دوست دُور کے بھائی سے بہتر ہے۔''(۹)

'مواعظ عیسیٰؑ' کے عنوان سے بہت سی امثال دی گئی ہیں۔حضرت عیسیٰؑ اپنے وعظوں میں امثال و حکایات سے خوب کام لیتے تھے۔ایسے ارشادات اِستعاروں اور علامتوں سے مزین ہیں۔چند مثالیں دیکھیے :

۱۔''جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو، جو تمہارے پاس بھیڑوں کے لباس میں آتے ہیں مگر باطن میں بھیڑیے ہیں۔ان کے اعمال سے تم ان کو پہچان لوگے۔کیا جھاڑیوں سے انگور اور اُونٹ کٹاروں سے انجیر حاصل کر سکتے ہیں؟

۲۔ پاک چیزیں کتوں اور سچے موتی سوّروں کے آگے نہ ڈالو۔مبادا وہ انھیں پاؤں سے روندیں اور تمہیں پھاڑیں۔

۳۔اپنی جان کی فکر نہ کرو، کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پیئیں گے، نہ اپنے بدن کا، کہ کیا پہنیں گے۔ کیا جان خوراک اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟ ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں اور نہ کاٹتے ہیں اور نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں،تو بھی تمہارا اللہ تعالیٰ ان کو رزق پہنچاتا ہے۔ پہلے تم راستبازی کی تلاش کرو،تو یہ سب چیزیں بھی تمہیں مِل جائیں گی۔پس کل کے لیے فکر نہ کرو، کیونکہ کل کا دن اپنے لیے فکر کرلے گا۔آج کے لیے آج ہی کا دُکھ کافی ہے۔غور کرو کہ تمہیں ان پرندوں کی نسبت بہت زیادہ قدرت حاصل ہے۔''

۴۔ ''اے ریاکار! پہلے اپنی آنکھ سے شہتیر نکال، پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکے گا۔

۵۔ ایک اُمیر نے آپ سے کہا میں نے بچپن سے اللہ تعالیٰ کے دسوں احکام پر پورا عمل کیا ہے کیا میں ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوسکتا ہوں۔آپ نے فرمایا کہ ابھی تک تجھ میں ایک بات کی کمی ہے، یعنی اپنا سب کچھ بیچ کر غریبوں کو بانٹ دے تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا اور آ کر میرے پیچھے ہو لے۔یہ سن کر وہ بہت غمگین ہوا۔کیونکہ وہ بڑا دولت مند تھا۔آپ نے اس کو غمگیں دیکھ کر کہا''جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا۔وہ چھوٹا کیا جائے گا اور جو کوئی اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا، وہ بڑا کیا جائے گا۔

۶۔ ایک دفعہ آپ کے ساتھ تین شخص کہ راستے میں ایک سونے کی اینٹ نظر آئی۔آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا:

دیکھو یہ دُنیا ہے جو موجب فساد ہے،اس کے نزدیک ہرگز نہ جانا۔ان لوگوں نے آگے جا کر آپ سے رُخصت مانگی کہ اینٹ کا خیال تینوں کے دلوں کو بیتاب کر رہا تھا۔وہاں پہنچ کر اینٹ کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کا اِنتظام کرنے لگے۔ان میں سے دو اینٹ کو توڑنے میں مصروف ہو گئے اور تیسرے شخص کو شہر سے روٹی لانے کے لیے بھیج دیا۔اس شخص کی نیت میں خلل آیا کہ کیوں نہ

میں اکیلا ہی اینٹ کا مالک بن جاؤں، چنانچہ اس نے ان دونوں کو ہلاک کرنے کو کھانے میں زہر ملا دیا۔ ادھر ان دونوں نے اس کی غیر حاضری میں صلاح کی کہ کیوں نہ اینٹ کے تین ٹکڑوں کی بجائے دو ٹکڑے ہم آپس میں بانٹ لیں اور جب وہ شہر سے کھانا لائے تو اسے مار ڈالیں۔ وہ شخص زہریلا کھانا لے کر شہر سے آیا، تو انھوں نے اس کو مار ڈالا۔ اس کو مار ڈالنے اور اینٹ تقسیم کرنے کے بعد وہ کمال اطمینان سے کھانا کھانے بیٹھے، چنانچہ ان دونوں نے بھی زہر کے اثر سے فوراً وہیں جان دے دی۔ آپ واپس ہوئے تو تینوں لاشوں کو دیکھ کر تأسف کیا اور کہا کہ اے کم بختو! آخر تم نے اس دُنیا کی طرف توجہ کی، جس سے تمھیں اس قدر تاکید سے منع کیا، اور اس نتیجہ کو پہنچے۔''(۱۰)

مواعظِ حضرت عیسیٰؑ کے بعد خلفائے راشدین کے اقوال کا نہایت عمدہ اِنتخاب دیا گیا ہے۔ طوالت سے بچنے کے لیے بالترتیب حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ کے دو دو اقوال رقم کروں گا:

''علم پیغمبروں کی میراث ہے، اور مال کفار، فرعون و قارون وغیرہ کی۔

صبح خیزی میں مرغانِ سحر کا سبقت لے جانا تیرے لیے باعثِ ندامت ہے۔

توبۃ النصوح اس کا نام ہے کہ بُرے فعل سے اس طرح توبہ کی جائے کہ پھر اس کو نہ کرے۔

طالبِ دُنیا کو علم پڑھانا راہزن کے ہاتھ تلوار فروخت کرنا ہے۔

جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے، لیکن انسان اپنے اللہ کو نہیں پہچانتا۔

لوگوں کو جس طرح چاہے آزما دیکھ، سانپ بچھوؤں سے کم نہ پائے گا۔

طول امل اور خلوص عمل کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ بے قراری تقدیرِ الٰہی کو نہیں مٹاتی۔ اجر و ثواب ضائع کرتی ہے۔

جس شخص کا علم اس کی عقل سے زیادہ ہو جاتا ہے، وہ اس کے لیے وبال ہو جاتا ہے۔''(۱۱)

مخزنِ اخلاق میں صحابہ کرامؓ اور اولیائے عظام کے ساتھ فلاسفۂ یونان کے اقوالِ حکمت بھی دیے گئے ہیں۔ ان اقوال کے مطالعے سے مؤلف کے حُسنِ انتخاب اور کثرتِ مطالعہ کی داد دینی پڑتی ہے۔ جالینوس، فیثا غورث، بطلیموس اور اقلیدس جیسے حکمائے یونان کی حکمت و بصیرت کی ایک دُنیا معترف ہے۔ حکیم اقلیدس کے چند اقوال بطور مثال دیکھیے:

۱۔ ''ایک آزردہ دل تمام انجمن کو افسردہ کر دیتا ہے۔''

۲۔ ''جو شخص ایسی چیز کی تعریف کرے جو تجھ میں نہ ہو وہ ایسی برائی بھی منسوب کرے گا جو تجھ میں نہ ہوگی۔''

۳۔ ''دُنیا عالم اسباب ہے یہاں ہر فعل سے پیشتر سبب کا ہونا قدرت کی حکمت ہے۔''

۴۔ ''ایک شخص نے کہا میں اس کوشش میں ہوں کہ تیری حیات کو تجھ سے زائل کر دوں۔ حکیم نے

کہا کہ میں اس کوشش میں ہوں کہ تیرا غضب تجھ سے زائل کر دوں۔''

۵۔''انسانی سرشت میں دانائی کی نسبت حماقت زیادہ بھری ہے۔اس کو دور کر کے انسانیت کا درجہ حاصل کرے۔''(۱۲)

بوعلی سینا کے اقوال میں محبت،قسمت،فقیری،خوش دلی،عقل،حسن،زندگی،بیماری،نیکی،فضل الٰہی،خواہش اور حقیقی خوب صورتی کے بارے میں نمایاں موضوعات نظر آتے ہیں ان کے اقوال میں سے چند اقوال نمونے کے طور پر ملاحظہ کیجیے:

''محبت کے لحاظ سے ہر ایک باپ یعقوب اور حسن کے لحاظ سے ہر بیٹا یوسفؑ ہے۔''

''جو شخص انتقام کے طریقوں پر غور کرتا ہے اس کے زخم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔''

''فقیر وہ ہے کہ اس کی خاموشی فکر کے ساتھ اور اس کی گفتگو ذِکر کے ساتھ ہو۔''

''زندگی میں تین چیزیں نہایت سخت ہیں(۱)۔خوفِ مرگ،(۲)۔شدتِ مرض،(۳)۔ذلتِ قرض۔''

''نظر اس وقت تک پاک ہے جب تک اُٹھائی نہ جائے۔''

''بیماریوں میں سب سے بُری دل کی بیماری ہے دل کی بیماریوں میں سب سے بُری دل آزاری ہے۔''(۱۳)

بوعلی سینا کے اقوال کا انتخاب''اقوالِ زریں''میں بھی موجود ہے۔اس میں چند اقوال دیکھیے:

''تلوار،توپ اور بندوق سے اس قدر خلقت نہیں مرتی جتنی کہ بسیار خوری سے مرتی ہے۔''

''بہترین قول ذِکر ہے،بہترین فعل عبادت اور بہترین خصلت علم ہے۔''

''اس سے پوچھ گیا بھائی بہتر ہے یا یار۔جواب دیا بھائی اگر یار ہوئے۔''(۱۴)

مخزنِ اخلاق میں اقوالِ بیکن کا بھی خوب صورت اِنتخاب موجود ہے۔اس اِنتخاب پر نظر ڈالی جائے تو ان کے اقوال میں دوست کی ضرورت،خرچ اور آمدنی،دولت کی مثال،حکم ہدایت،آزمائش،اُمید،مشورہ،دوستی،خاموشی،عقل مندی،ہمدردی،کامیابی،قرض اور والدین کے متعلق نمایاں موضوعات نظر آتے ہیں ان کے اقوال میں سے چند عبارات نمونے کے طور پر ملاحظہ کیجیے:

''آزمائش کے موقعوں پر نیک و پارسا انسانوں کی نسبت چالاک اور چست آدمی زیادہ مفید ثابت ہوتے ہیں۔''

''مشورہ لینا بُری بات نہیں ہے مگر اس مشورے پر بلا غور و تامل کے عمل کرنا بُرا ہے۔''

''اگر تم ہنستے ہو تو دُنیا تمہارے ساتھ ہنسے گی،لیکن اگر تم روتے ہو تو اکیلے ہی روو؟ گے۔''

''علم سے انسان کی وحشت اور دیوانگی دُور ہو جاتی ہے۔''

''دس میں نو حصہ برائیاں اور تکالیف صرف سستی سے پیدا ہو جاتی ہیں۔''

''اس شخص سے بچو، جو اپنی برائیاں لوگوں میں بڑے فخر کے ساتھ بیان کرتا ہے۔''(۱۵)

بزرگانِ دین کے ساتھ ساتھ یورپی فلاسفروں اور ادیبوں کے اقوال بھی اس کتاب کی زینت ہیں۔ اس ضمن میں بیکن، ہربرٹ سپنسر اور فرینکلن کے اقوال کتاب میں شامل ہیں۔ ''اقوال دانایانِ فرنگ'' کے تحت لگ بھگ بیس صفحات (۱۹۰۔۱۷۰) پر مشتمل سیکڑوں اقوال دیے گئے ہیں۔ ہر قول کے بعد قائل کا نام دیا گیا ہے۔ ان ناموں پر سرسری نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ مؤلف نے ان جواہر ریزوں اور موتیوں کے لیے کتنی کتابوں کی ورق گردانی کی ہوگی۔ دانایان فرنگ کے اقوال کی ایک جھلک دیکھیے:

''جو اچھا سامع اور کم گو ہو، اس کا ہر جگہ اور ہر وقت اِستقبال ہوتا ہے۔'' (کولرج)

''جو شخص کسی شخص سے فائدہ اُٹھاتے وقت شکریہ ادا کر دیتا ہے وہ قرضے کی پہلی قسط ادا کر دیتا ہے۔''(سنسیکا)

''تعلیم دو قسم کی ہے ایک ہمیں کمانا اور دوسری زندگی بسر کرنا سکھاتی ہے۔''(ایڈلر)

''محبت کا ایک گھنٹہ سو برس کی بے محبت زندگی سے بہتر ہے۔'' (شیلے)

''زندگی میں میری کامیابی کا راز یہ ہے میں ہمیشہ پندرہ منٹ پیشتر اپنے کام پر موجود ہو جاتا ہوں۔'' (روزویلٹ)

''کوئی شیشہ انسان کی اتنی حقیقی تصویر پیش نہیں کر سکتا جتنی اس کی بات چیت۔'' (بین جونس)

''دیہات میں جو غریب لوگ ہیں انھیں جاہلِ مطلق نہ سمجھو اگر ان کو باقاعدہ تعلیم دی جاتی اور ان کے دل و دماغ کی نشو ونما ہوتی تو عین ممکن ہے ان میں سے کوئی شیکسپیئر اور کوملٹن پیدا ہوتا۔'' (گرے)

''عورت اور شراب سب کو احمق بنا لیتے ہیں۔'' (سائنز)

''دو تین دفعہ مکان بدلنا آگ لگ جانے سے زیادہ بُرا ہے۔'' (براؤن)

''ہر شخص کی خواہش یہ ہے کہ وہ طویل عمر پائے لیکن بڑھاپے سے ہر ایک کی جان جاتی ہے۔''

''کسی سے کتاب مستعار لینے کے بعد مشکل ہی سے اس کی واپسی کا سوال پیدا ہوتا ہے۔'' (سکاٹ)

''کوئی شک نہیں میرے کپڑے پرانے ہیں لیکن یہ میرے اپنے ہیں۔'' (مارشل)

''شادی اس وقت کامیاب ہوسکتی ہے جب خاوند بہرا اور بیوی اندھی ہو۔'' (آسکر وائلڈ)

''وکیل ایک ایسا تعلیم یافتہ انسان ہے جو آپ کی جائیداد آپ کے دُشمنوں سے بچا کر خود رکھ لیتا ہے۔''(لارڈ براتم)

''موت سے تمام مصائب اور شادی سے تمام مسرتوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔'' (بائرن)

''جج قانون کا ایسا طالبِ علم ہے جو اپنے اِمتحان کے پرچے خود مارک کرتا ہے۔'' (بیکن)

''عورت سب سے اچھا اور سب سے آخری آسمانی تحفہ ہے۔'' (ملٹن)

''زندگی ایک غیر ملکی زبان ہے جس کا تلفظ ہر کوئی غلط ادا کرتا ہے۔'' (کرسٹوفر مارلو)

''مجھے وہ آدمی یاد آتا ہے جس نے اپنے ماں باپ کو قتل کر دیا جب اسے سزا سنائی جانے لگی تو اُس نے اس بنا پر رحم کی درخواست کی کہ وہ یتیم ہے۔'' (لنکن)

''ڈاکو کو آپ کی زندگی کی ضرورت ہوگی یا دولت کی، عورت کو دونوں کی ضرورت ہے۔'' (جان ہسن ایل)

جھوٹ بولنا سچی بات کہنے سے زیادہ مشکل ہے۔ سچ کہہ کر یاد رکھنے کی ضرورت نہیں کہ آپ نے کیا کہا تھا۔'' (مارٹن)

''وہ جو عورت کی خواہش کے رُخ کو قوت سے بدلنا چاہتا ہے بیوقوف ہے۔'' (سموئیل پیٹرک)

''دلائل جتنے کمزور ہوں گے الفاظ اتنے ہی سخت ہوں گے۔'' (بٹلر) **(۱۶)**

اقوالِ حکمت اور پند و نصائح کی کوئی کتاب حکایتِ لقمان سے خالی نہیں ہو سکتی۔ مخزنِ اخلاق میں بھی نصائح لقمان کے عنوان سے دو تین صفحات دیے گئے ہیں۔ ان میں سے چند عبارات نمونے کے طور پر ملاحظہ ہوں:

''اگر لوگ تجھے اس صفت کے ساتھ موصوف بتلائیں جو کہ تیری ذات میں نہ ہوں تو ان کی تعریف سے مغرور مت ہو کیونکہ جاہلوں کے کہنے سے ٹھیکری سونا نہیں بن سکتی۔''

''بدگمانی کو اپنے اُوپر غالب مت کر کہ تجھ کو دُنیا میں کوئی دوست ہمدرد نہ مل سکے۔''

''اگر کسی کے ساتھ رشتہ دوستی قائم کرنا چاہیے بایں خیال کہ وہ وقت مصیبت تیرے کام آئے تو پہلے اس کو غصہ میں آ کر آزما۔ اگر بحالتِ غضب اس کو منصف پائے تو اس کی دوستی پر مائل ہو ورنہ پرحذر رہ۔''

''وہ بات جو دُشمن سے پوشیدہ رکھے دوست سے بھی پنہاں رکھ ممکن ہے کہ یہ بھی کسی روز دُشمن بن جائے۔''

''جو کام اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے اس میں بندوں کا خوف نہ کر۔''

''اگر کوئی کام کسی کے سپرد کرے تو دانا کے سپرد کر، اگر دانا میسر نہ ہو تو خود کر ورنہ ترک کر۔''

''جہاں تک ممکن ہو لوگوں سے دُور رہ تا کہ تیرا دل سلامت اور نفس پاکیزہ رہے اور تن راحت پائے۔'' **(۱۷)**

نصائح لقمان کا ایک خوب صورت عنوان ''اقوالِ زریں'' کی کتاب میں بھی موجود ہے۔اس میں حکیم لقمان کے اقوال درج ہیں، جن پر ایک نظر ڈالی جائے تو اس میں حکمت اور دانش کی رنگارنگی نظر آتی ہے۔ان کے اقوال میں سے چند اقوال ملاحظہ کیجیے:

''جو بات لوگوں کی بُری معلوم ہو وہ نہ کرو۔''

''حکمت و دانائی مفلس کو بادشاہ بنا دیتی ہے۔''

''وقت کی اگر قیمت ہے تو وہ اس کا درست استعمال ہے۔''

''اپنے راز کو پوشیدہ رکھنا اپنی عزت بچانا ہے۔''

''اُمید زندگی کا لنگر ہے۔اس کا سہارا چھوڑ دینے سے انسانی کشتی گہرے پانی میں ڈوب جاتی ہے۔''

''علم دل کو اِس طرح زندہ رکھتا ہے، جیسے بارش خشک زمین کو۔''

''خدا اور موت کو کبھی نہ بھول اپنی نیکی اور دوسروں کی بدی کو بھول جا۔''(۱۸)

مخزنِ اخلاق میں نصائح رفاعیہ، نصائح دلپذیر، اخلاقی جواہر پارے اور نکاتِ دانش جیسے عنوانات کے تحت بہت دلچسپ اقوال ملتے ہیں۔''کشکولِ اخلاق'' کے تحت چند اقوال درج ذیل ہیں:

''مظلوم کی آہ سے ڈرنا چاہیے وہ آہ کے ذریعے اللہ کو پکارتا ہے اور لفظ اللہ میں آہ ۲/۳ شامل ہے۔''

''سو بیوقوفوں کا گروہ ایک عقل مند آدمی نہیں بن سکتا۔''

''ایک باپ سات بیٹوں کی پرورش کر سکتا ہے لیکن سات بیٹے ایک باپ کی خدمت نہیں کر سکتے۔''

''تین قسم کے نشے بہت تیز ہیں(ا)۔نشۂ دولت، (۲)۔نشۂ حسن، (۳)۔نشۂ علم۔ان میں سے پہلے دو زوال پذیر اور نشۂ علم ترقی پذیر۔''

''بادشاہ کے کہنے سے پانچ کو جفت ماننا پڑتا ہے۔''

''تین آدمی ہی اچھے ہیں ایک وہ جو مر گیا دوسرا وہ جو ابھی پیدا نہیں ہوا تیسرا وہ جس سے تعلق نہیں۔''

''قہر الٰہی کا نزول ان تین صورتوں میں ہوتا ہے قحط، وبا اور جنگ۔''(۱۹)

مخزنِ اخلاق میں جہاں مختصرات کثرت سے ہیں وہیں واقعات بھی موجود ہیں ''حکایتِ مفید'' سے ایک حکایت پیشِ خدمت ہے:

''موجد شطرنج کو بادشاہِ وقت نے اپنے دربار میں طلب کر کے اظہارِ خوشنودی کے بعد فرمایا ''تمہاری اس دلچسپ کھیل کے لیے میں منہ مانگا انعام دینے کے لیے تیار ہوں۔'' موجد شطرنج نے از راہِ کسرِ نفسی عرض کیا۔حضور کی قدردانی وعزت افزائی اور خوشنودی ہی میرے لیے کافی انعام ہے۔اس سے زیادہ مجھے کسی انعام کی ضرورت نہیں۔ بادشاہ کے اسرار پر آخرکار موجد نے کہا''شطرنج کے چونسٹھ خانے ہیں۔اس کے پہلے خانے میں ایک چاول، دوسرے خانے میں گزشتہ خانے سے دُگنے چاول اور تیسرے خانے میں دوسرے سے دُگنے غرضیکہ ہر آئندہ خانے میں گزشتہ خانے سے دُگنے چاول اسی طرح علیٰ ہٰذ الحساب چونسٹھ خانے چاولوں سے پُر کر دیئے جائیں۔شطرنج کے تمام خانوں کے چاول میرا انعام ہوں گے۔ بادشاہ نے بظاہر اس حقیر سے مطالبے کو اپنی توہین وتذلیل خیال کرتے ہوئے رنج وغصے کا اظہار فرمایا کہ اس قدر قلیل مطالبہ شایانِ شان شاہانہ نہیں۔تم کسی بڑے سے بڑے اِنعام کا مطالبہ کرو۔موجد نے عرض کیا کہ جس مطالبہ اِنعام کو آپ حقیر وقلیل فرماتے ہیں اس کو تمام روئے زمین کے خزانے بھی ادا نہیں کر سکتے۔ بادشاہ نے کہا کہ ان چونسٹھ خانوں کے چاولوں کی مجموعی مقدار دو چار سیر چاولوں سے زیادہ نہ ہوگی یا زیادہ سے زیادہ مبالغے کے ساتھ دس بیس سیر قیاس کی جاسکتی ہے جس کو ایک غریب ترین آدمی بھی با آسانی دے سکتا ہے۔ روئے زمین کے تمام خزانوں کے ساتھ اس کی نسبت کیا ہے؟ موجد نے عرض کیا حضور ذرا حساب تو پھیلا کر دیکھیں چنانچہ محاسبانِ شاہی نے جب حساب لگایا تو چاولوں کا مجموعی وزن ۵۷ کھرب من کے قریب نکلا جو روپے دو سیر کے حساب سے پندرہ نیلم روپے کے ہوئے جس کو واقعی تمام روئے زمین کے خزانے بھی نقد یا جنس کی صورت میں پورا نہیں کر سکتے۔ بادشاہ نے اس محیر العقول حساب کا نتیجہ سننے کے بعد فرمایا کہ تمہارا حُسنِ طلب تمہارے حُسنِ ایجاد سے بھی زیادہ انعام کا مستحق ہے جو کسی بھی بڑے سے بڑا دانا کے بھی وہم وقیاس میں نہیں آسکتا، چنانچہ بادشاہ نے اپنی شان شاہانہ کے مطابق موجد کو زرِ کثیر انعام میں مرحمت فرمایا۔''(۲۰)

اس حکایت کے اندر دلچسپ انعام کی بات اور اس کو سمجھنے کے بعد کتنا اِنعام بنتا ہے جو کہ بظاہر تھوڑا سا نظر آتا ہے اور بخوبی اندازہ لگانے کے بعد کتنا بڑا اور حیران کُن انعام سامنے آتا ہے۔اس کے بارے میں اور شطرنج کے کھیل کے بارے میں اسلامی نقطۂ نظر سے اور اس حکایت کو کتاب میں شامل کرنے کے متعلق مؤلف کچھ یوں رقم طراز ہیں:

''کمترین مؤلف نے نہایت صحت کے ساتھ خود یہ حساب پھیلایا ہے۔ناظرین میں کسی کو شبہ ہو

تو تھوڑی سی محنت کے ساتھ اس کی تصدیق کر لے۔ میں نے رَتی کا اندازہ چاولوں کے ساتھ تولا تو پانچ سالم بڑے چاولوں کی ایک رتی بنتی ہے ورنہ عام طور پر حساب میں آٹھ چاولوں کی ایک رتی لکھی ہوئی ہے لہٰذا صحیح حساب پانچ چاول فی رتی کے وزن سے لگایا جائے نیز واضح رہے کہ اسلام شطرنج یا اور کسی قسم کی لہوولعب کی اجازت نہیں دیتا اور نہ ہی انسانیت اس کا تقاضہ کرتی ہے کہ ایسے کھیل میں قیمتی وقت کو بے کار کھویا جائے صرف حساب کا عجوبہ ظاہر کرنے کے لیے یہ حکایت لکھی ہے کہ جس کو دیکھ کر عقلِ انسانی دنگ رہ جاتی ہے اور کوئی بڑے سے بڑا مبصرا محاسب بھی چاولوں کی اس مقدارِ کثیر کا یقینی اندازہ نہیں لگا سکتا تاوقتیکہ حساب پھیلا کر اس کی صحت کو تسلیم نہ کر لیا جائے۔"(۲۱)

الغرض ''مخزنِ اخلاق'' ہر اعتبار سے ایک دلچسپ اور مفید کتاب ہے۔ اقوالِ حکمت اور حکایاتِ دانش پر مبنی کتب میں بہت کم کتابیں مضامین کے تنوّع اور اسلوب کی دلچسپی کے اعتبار سے اس کتاب کا مقابلہ کر سکتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ مخزنِ اخلاق بہت زیادہ پڑھی جانے والی کتب میں شمار ہوتی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ رحمت اللہ سبحانی لدھیانوی، (مؤلف)، مخزنِ اخلاق، (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س۔ن)، ص۴۲۷

۲۔ ایضاً، ص۱

۳۔ ایضاً، ص۷۔۸

۴۔ اظہار حسین (مرتب)، دُنیا کے نامور اقوال کا انسائیکلوپیڈیا، (کراچی: ہادی بکس، ۲۰۱۶ء)، ص۱۳

۵۔ رحمت اللہ سبحانی لدھیانوی، مخزنِ اخلاق، ص۱۵

۶۔ محمد دین سیالوی، درسِ حدیث، (یو۔کے: رضا جامعہ مسجد، ۲۰۲۱ء)، ص۴۸۲

۷۔ رحمت اللہ سبحانی لدھیانوی، مخزنِ اخلاق، ص۶۰۔۶۱

۸۔ شاہد مختار، پہلے نبی سے آخری نبی تک، (لاہور: شاہد پبلی کیشنز، س۔ن)، ص۳۲۲

۹۔ کلامِ مقدس: عہدنامہ عتیق، (لاہور: بائبل سوسائٹی، ۱۹۵۸ء)، ص۴۲۷

۱۰۔ رحمت اللہ سبحانی لدھیانوی، مخزنِ اخلاق، ص۶۳

۱۱۔ ایضاً، ص۶۷

۱۲۔ ایضاً، ص۱۴۱

۱۳۔ ایضاً، ص۱۴۷

۱۴۔ ابوطلال انصاری (مرتب)، اقوالِ زریں، (لاہور: روبی پبلی کیشنز، س۔ن)، ص۱۹۵

۱۵۔ مولانا رحمت اللہ سبحانی لدھیانوی، مخزنِ اخلاق، ص۱۶۳

۱۶۔ ایضاً، ص۱۷۰

۱۷۔ ایضاً، ص۲۳۵

۱۸۔ محمد الیاس عادل (مرتب)، خزینہ اقوالِ زریں، (لاہور: مشتاق بک کارنر، س۔ن)، ص۹۷

۱۹۔ رحمت اللہ سبحانی لدھیانوی، مخزنِ اخلاق، ص۲۹۵

۲۰۔ ایضاً، ص۳۹۱

۲۱۔ ایضاً، ص۳۹۲